بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعوتِ اِلَی اللّٰہ

فرقہ بندی کی تردید

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی :	اللہ تبارک وتعالےٰ	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی :	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا پسندکردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی :	اللہ تعالےٰ سے تعلق	.. دنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی :	ایمانُ باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق
ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں.
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں.

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین. کوثر نیازی کالونی. نارتھ ناظم آباد، بلاک جی، کراچی ۳۳ فون ۶۶۷۷۸۷۰

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعوت الی اللہ

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ (حٰم السجدۃ۔۳۳)	اُس شخص سے بہتر بات کس کی ہو سکتی ہے، جو دعوت الی اللہ دے اور عمل صالح کرے اور اس بات کا بھی اظہار کرے کہ میں مسلمین میں سے ہوں۔

آیتِ بالا کا تقاضا ہے کہ ہر خاص و عام کو ایک ایسی بات کی دعوت دی جائے، ایسی بات سے رُوشناس کرایا جائے جس کی آج تک کسی نے وضاحت نہیں کی، جس کے نقصانات کو کسی نے اُجاگر نہیں کیا اور وہ ہے فرقہ بندی یا فرقہ واریت۔ یہی ایک ایسا موذی مرض اور گھناؤنا جرم ہے کہ اس سے اسلام کی جڑیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں اور اجتماعیت پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران۔۱۰۳)	اللہ کی رسّی (دینِ اسلام) کو سب مل کر مضبوطی سے تھامے رہو اور فرقے فرقے نہ بنو۔

یہ ایسی دعوت ہے کہ کوئی ایمان والا اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ اس میں اللہ ربّ العزت نے اپنے ماننے والوں کو دو حکم دیتے ہیں، ایک کرنے کا اور ایک نہ کرنے کا۔ کرنے کا حکم یہ ہے کہ مجھے اِلٰہ ماننے والو، خالق اور پروردگار تسلیم کرنے والو، میرے منتخب کردہ ضابطۂ حیات یعنی دینِ اسلام پر سب مل کر کاربند رہو، گویا کہ اسلام اور اجتماعیت لازم و ملزوم ہے۔ اجتماعیت میں جو طاقت و برکت ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیاوی نظامِ تعلیم میں بھی ابتدائی طور پر یہی باور کرایا جاتا ہے کہ اتفاق، اتحاد اور اجتماعیت میں برکت اور قوّت ہے اور اختلاف و تفرقہ میں پشیمانی، ندامت اور ہلاکت ہے۔

ایک باپ جو زندگی کے آخری مراحل میں تھا، اُس نے اپنے بیٹوں کو بُلایا اور کہا کہ تنکوں والی جھاڑو لاؤ: جھاڑو لائی گئی۔ باپ نے جھاڑو میں سے ایک ایک تنکا نکال کر سب بیٹوں کو دیا اور کہا کہ اس کو توڑو۔ بیٹوں نے تنکوں کو پلک جھپکتے میں توڑ دیا۔ باپ نے دوبارہ تنکوں پر مشتمل بندھی ہوئی جھاڑو بیٹوں کے حوالے کی اور کہا کہ اب توڑو۔ سب بیٹوں

نے باری باری زور لگایا لیکن (تنکوں کی اجتماعیت) جھاڑو نہیں ٹوٹی۔

باپ نے نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ اگر تم نے آپس میں اختلاف کیا جُدا جُدا ہوئے اور بِکھر گئے تو تمہاری طاقت ختم ہو جائے گی اور جھاڑو کے تنکوں کی طرح تم کو توڑ دیا جائے گا۔ اور اگر اتفاق و اتحاد کے ساتھ مجتمع رہے، اختلاف سے بچ کر پارہ پارہ نہ ہوئے تو دنیا کی کوئی طاقت تم کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

سوچیئے! ایک باپ تو اپنی مختصر سی جمعیت کو پارہ پارہ نہیں ہونے دینا چاہتا تو کیا پوری کائنات کا مالک و خالق یہ چاہے گا کہ اس کے ماننے اور چاہنے والے فرقوں میں بٹ جائیں اور طاغوتی قوتیں انہیں تنکوں کی طرح توڑ کر ان پر باطل کو مسلط کر دیں۔

نہیں ہرگز نہیں؛ اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ جیسے میں الٰہ ایک ہوں، میرا منتخب کردہ اسوۂ حسنہ یعنی رسولؐ ایک ہے۔ میرا مقرر کردہ ضابطۂ حیات دین اسلام ایک ہے اور قبلہ ایک ہے تو میرے ماننے والے بھی ایک ہی ہوں۔ ابتدائی آیت کا یہی تقاضا ہے اور درج ذیل آیت اس کی تفسیر ہے۔

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ٥ (مؤمنون - ۵۲)	اور (اے لوگو) یہ تمہاری جماعت بلاشبہ ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا رب ہوں لہٰذا صرف مجھ ہی سے ڈرو۔

دوسرا حکم جو مذکورہ آیت میں دیا گیا، وہ یہ ہے کہ اے میرے چاہنے والو، میری محبّت کا دَم بھرنے والو اور مجھے مالکُ المُلک ماننے والو تم متفرق، جُدا جُدا، گروہ گروہ اور فرقے فرقے نہ ہو جانا، اختلاف نہ کر بیٹھنا اور اگر اللہ نخواستہ اختلاف ہو جائے تو اللہ اور اسکے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس کا حل تلاش کر لینا کیونکہ اختلاف تو ہو ہی جایا کرتا ہے۔ لیکن واضح دلائل اور حق ظاہر ہو جانے کے بعد فوراً اختلاف کو بھلا دینا ہی ایمان و اتحاد کا تقاضا ہے۔ یوں تو پہلے حکم میں ہی موجود ہے کہ اجتماعیت کو برقرار رکھنا یعنی پارہ پارہ نہ ہونے دینا۔ لیکن مزید وضاحت اور تاکید کے طور پر **وَلَا تَفَرَّقُوْا** کی تلقین کرنا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ تم اختلاف کو اپنی انا کا مسئلہ نہ بنانا۔ اپنے اختلاف کو اسلام کے اندر فتنہ و فساد کی شکل نہ دینا۔ اختلاف کی بنیاد پر الگ الگ مذہب نہ تیار کرنا، علیٰحدہ علیٰحدہ فقہ نہ مرتب کرنا، جُدا جُدا مسالک اور مکاتبِ فکر نہ ترتیب دینا کیونکہ تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، قوت ختم ہو جائے گی، تمہارا شیرازہ بِکھر جائے گا۔ تم پارہ پارہ ہو جاؤ

گے. شیطان تمہاری صفوں میں گھس جائے گا اور تمہیں ایک دوسرے سے لڑا دے گا. تم ایک دوسرے پر برتری حاصل کرنے. مخالف کو مغلوب کرنے اور نیچا دکھانے کی کوشش کرو گے اور اس طرح دشمن کے لئے تر نوالہ بن جاؤ گے: ہر گروہ جو کچھ اس کے پاس ہوگا' اس پر نظر ثانی نہیں کرے گا بلکہ اس پہ مگن اور مدہوش ہوگا۔

یہی کچھ آج ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے. ابتداً میں ہر فرقے نے اپنی دکانداری چلانے کی خاطر "سب حق پر ہیں" کی مالا جپنا شروع کی. جس کے نتیجے میں ایک ہی فرقے کے اندر مزید کئی فرقے وجود میں آنے لگے. اختلافات اور انانیت میں شدت پیدا ہو گئی، کفر اور شرک کے فتوے جاری ہونے لگے اور اتنی دوریاں ہوئیں کہ "سب حق پر ہیں" والا نعرہ دب کر رہ گیا. اپنے اپنے فرقہ وارانہ نام رکھ لئے گئے فرقہ وارانہ مذاہب وجود میں آ گئے. تحقیق کے دروازے بند ہو گئے. اکثریت تقلید کی مے کے نشے میں دھت ہو گئی: اسلام کے ضابطۂ حیات (قرآن و حدیث) کے ساتھ رائے قیاس اور فتوؤں کی آمیزش ہونے لگی. اسلام کو مسخ کر کے پیش کیا جانے لگا۔ محبت اور عقیدت میں غلو شروع ہو گیا جس سے اپنی خواہشات کو الٰہ بنانے کی راہ ہموار ہوئی اور اہلِ کتاب کی طرح علماً اور درویشوں کو رب کا درجہ دے دیا گیا۔ اپنے فرقہ وارانہ مذاہب کے مقابلے میں واضح دلائل کو مسترد کیا جانے لگا۔ دعوتِ حق پہنچانے والوں کو نازیبا القابات سے نوازا جانے لگا اور یوں ایک اسلام سے کئی اسلام وجود میں آ گئے. ایک اسوۂ حسنہ کے پیروکاروں کی سُنتیں الگ الگ ہو گئیں، خانقاہی نظام کو تقویت ملی جس سے سُنتیں مٹتی چلی گئیں اور بدعات کا چرچا ہونے لگا، شریعت کی جگہ طریقت نے لے لی: اعمالِ صالحہ کی بجائے تصوّف کو نجات کا ذریعہ سمجھا جانے لگا، مسجدیں الگ الگ بنا لی گئیں. فرقہ واریت جڑ پکڑ گئی بلکہ ہنگامے اور فسادات شروع ہو گئے، نعرے بازی نے جلتی پر تیل کا کام کیا، ملک کی دیواریں کفر و شرک کے فتوؤں سے سیاہ ہو گئیں اور یوں معاملہ علماً، سیاستدانوں اور انتظامیہ کے بس سے باہر ہو گیا۔ اب ہر شخص فرقہ واریت سے بیزار ہے لیکن اب "چھوٹتی نہیں مُنہ سے یہ کافر لگی ہوئی" کے مصداق فرقہ واریت لوگوں میں سرایت کر چکی ہے. ہر شخص یہ تو تسلیم کرتا ہے کہ فرقہ بندی ملک و قوم اور اسلام کے لئے سخت نقصان دہ ہے لیکن کوئی بھی اپنے فرقے یا مذہب کو چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہے صرف اس لئے کہ وہ دوسروں کو تو' فرقہ سمجھتا ہے لیکن اپنے آپ کو فرقہ نہیں سمجھتا۔

بعض لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ اختلاف تو صحابہ کرامؓ میں بھی تھا۔ اس سلسلے میں ہم یہ عرض کریں گے کہ صحابہ کرام آپس میں اختلاف ہو جانے کی صورت میں؛

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ○ (نساء - ۵۹)

پھر اگر تم میں کوئی باہم اختلاف رونما ہو جائے تو اس کے لئے اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہی بہتر ہے اور اچھا طریقہ تحقیق۔

اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ اصول کی روشنی میں اپنا معاملہ حل کر لیا کرتے تھے۔ انہوں نے کبھی بھی اختلاف کو اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنایا تھا اور نہ ہی اسلام میں فتنہ کی شکل میں اپنے اختلاف کو پھیلانے کی کوشش کی اور نہ ہی اپنے اختلاف کو دوسرے پر ٹھونسنے کی کوشش کی اور اگر فرض کر بھی لیا جائے کہ صحابہ کرامؓ میں اختلاف موجود تھا تو کیا انہوں نے اپنے اختلاف کی بنیاد پر اپنا الگ مذہب بنایا؟ اپنی جداگانہ فقہ مرتب کی؟ اپنا مسلک یا مکتبِ فکر تیار کیا؟ نہیں ہرگز نہیں؛ وہ تو اجتماعیت کے علمبردار تھے، اتفاق و اتحاد کے پیکر تھے رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ کی عملی تفسیر تھے۔ اگر اسلام میں فرقوں کی گنجائش یا ضرورت ہوتی تو اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے سروں پر وَلَا تَفَرَّقُوْا کی تلوار نہ لٹکاتا فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا کی پابندی نہ لگائی جاتی اور اگر شخصیت کی مناسبت سے فرقہ واریت جائز ہوتی تو سب سے پہلے محمدی فرقہ بنتا، صدیقی مذہب تیار ہوتا، فاروقی مسلک بنایا جاتا، عثمانی مکتبِ فکر کی بنیاد رکھی جاتی اور حیدری جمعیت پروان چڑھتی۔ اسی طرح اگر کسی خطے یا علاقے کی مناسبت سے مذہب یا مسلک بنانے کی اجازت ہوتی تو صحابہ کرام "فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ" کی روشنی میں ضرور مکی یا مدنی فرقوں کی نقاب کشائی کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ صرف اس لئے کہ انہیں معلوم تھا کہ اسلام کا آفاقی اور عالمگیر دین فرقوں کا متحمل نہیں ہو سکتا اور فرقوں میں اسلام خالص نہیں رہ سکتا۔

لیکن یہاں تو الٹی گنگا بہتی ہے، یہاں تو اپنی دکانداری بچانے کے لئے حدیثیں گھڑنے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا اور کہہ دیا جاتا ہے کہ:

اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ "میری امت کا اختلاف رحمت ہے"

غور فرمایا آپ نے! اللہ تعالیٰ تو اختلاف اور فرقہ واریت کی ممانعت فرمائیں بلکہ عذاب اور شرک بتائیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اختلاف کو باعثِ ہلاکت

باور کرائیں اور فرقوں سے کنارہ کشی کی تلقین کریں لیکن اجتماعیت کی دشمن نام نہاد امتِ مسلمہ اختلاف کو رحمت کہہ کر فرقوں کی تعداد میں اضافے کا سبب بن رہی ہے۔

بعض لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہر اختلاف نہ تو فرقہ بندی کا پیش خیمہ ہے اور نہ ہی باعثِ ہلاکت۔ اسے خوش فہمی کہا جائے یا فریبِ نفس: یہ صاحبان کس دَور کی بات کر رہے ہیں۔ اگر یہ ذکر ہے صحابہؓ کے دَور کا تو ان کا فرمانا بجا۔ لیکن اگر تذکرہ ہے موجودہ دَور کا تو پھر آنکھیں کھولنے کی ضرورت ہے۔ کبوتر کے آنکھیں بند کر لینے سے بلی معاف نہیں کیا کرتی بلکہ اپنا کام کر گزرتی ہے۔ موجودہ دور میں تو سب کچھ آپ کے سامنے ہے کہ ہر فرقے یا جماعت کے مزید ٹکڑے صرف اختلاف ہی کی وجہ سے وجود میں آ رہے ہیں۔ ہر فرقے کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو فی الحال ملک میں ایسی کوئی مذہبی جماعت نہیں جو محض آپس کے اختلاف کی بنیاد پر مزید حصوں میں نہ تقسیم ہو چکی ہو۔ الا ماشاء اللہ۔ اگر ضرورت پڑی تو نام بھی گنوائے جا سکتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ فرقہ واریت کو تقویت پہنچانے کیلئے لوگوں نے اپنے، اپنے پیروکاروں کو ایک اور نسخہ بھی یاد کرا رکھا ہے کہ کسی (کے عقیدے) کو چھیڑو نہیں اور اپنے (عقیدے) کو چھوڑو نہیں۔ گویا کہ اپنی اصلاح کی اور کسی کی غلطی کی نشاندہی کی فکر ہی نہ کرو۔ ایسے ہی پر فتن اور فرقہ واریت کے دَور میں وقت کا اہم ترین تقاضا ہے کہ فرقہ واریت کے نقصانات کو بے نقاب کیا جائے، اس کے جراثیموں کی نشاندہی کی جائے تاکہ آنے والی نسلیں اس عذاب سے بچ سکیں۔

غور کریں! اگر اختلاف رحمت ہوتا تو صحابہ کرامؓ ضرور اختلاف کرتے اور اگر فرقہ بندی فائدہ مند ہوتی تو کم از کم خلفائے راشدین ضرور اپنے ناموں سے مذاہب اربعہ تیار کرتے لیکن ایسا کرنا تو دُور کی بات، انہوں نے تو سوچا بھی نہیں۔ انہیں معلوم تھا کہ فرقہ بندی شرک ہے، فرقہ واریت کفر ہے، فرقہ بندی عذاب ہے، فرقہ بندی بغاوت ہے، فرقہ بندی حرام ہے، فرقہ واریت باعثِ جہنم ہے؛ اختلاف باعثِ ہلاکت ہے، فرقہ بندی سرکشی ہے، فرقہ بندی خانہ جنگی کا پیش خیمہ ہے، فرقہ بندی خیانت ہے، فرقہ پرست کا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق ختم ہو جاتا ہے بلکہ فرقہ پرست کے کیس کو ناقابلِ اصلاح سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ مزید صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یہ بھی معلوم تھا کہ مشکل وقت اور اضطراری کیفیت میں ضرورت کی حد تک حرام چیز بھی حلال ہو جاتی ہے اور اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے لیکن فرقہ واریت

ایسا گھناؤنا جرم ہے کہ مشکل وقت میں اس کی ذرہ برابر گنجائش نہیں خواہ درختوں کی جڑیں چبا کر گذارہ کرنا پڑے اور جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔

تعجب ہے ایسے لوگوں پر جو درج بالا نقصانات کے باوجود فرقہ واریت میں اُلجھے ہوئے ہیں اور اپنے فرقہ وارانہ مذاہب کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ کاش کہ یہ لوگ اپنی آخرت اور لوگوں کی بہتری کیلئے ہی فرقہ واریت سے تائب ہو جائیں جسکے نتیجے میں فرقہ وارانہ فسادات ختم ہو جائیں۔ دنیا و آخرت کی کامرانیاں ہمارے قدم چومیں، طاغوتی قوتیں امتِ مسلمہ کے آگے سرنگوں ہوں اور امتِ مسلمہ کی خودداری بحال ہو جائے لہٰذا تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں فرقہ بندی کے نقصانات اور غور کریں کہ ہم کہاں جا رہے ہیں، ہمیں نام نہاد علما اور مولویوں نے کس پٹری پر چڑھا دیا ہے۔

فرقہ بندی کفر ہے:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝

(آل عمران ۱۰۵-۱۰۶)

اور (اے ایمان والو) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا، جو فرقے فرقے ہو گئے اور واضح دلائل آجانے کے بعد بھی اختلاف پر (قائم) رہے ایسے ہی لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے (یہ عذاب اس دن ہوگا) جس دن بہت سے چہرے سفید ہونگے اور بہت سے چہرے سیاہ ہونگے (یعنی قیامت کے دن) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا پس جو تم نے کفر کیا تھا اُس کے سبب عذاب کا مزہ چکھو۔

"اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ" کے مخاطب وہی لوگ ہیں جنہوں نے فرقے بنائے اور واضح دلائل آجانے کے بعد بھی اختلاف پر جمے رہے۔ گویا وہ ایمان لانے کے بعد کفر کے مرتکب ہوئے یقیناً جب فرقہ پرستوں کو قرآن و حدیث کے واضح دلائل بتائے جاتے ہیں تو وہ اپنے مذاہب اور مولویوں کے فتوؤں کا سہارا لے کر واضح دلائل کو رد کر دیتے ہیں اور اختلافات ختم کرنے کی فکر نہیں کرتے اسی عمل کو کفر کہا گیا ہے۔

فرقہ بندی شرک ہے:

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ

اور (اے ایمان والو) تم مشرکین میں سے نہ ہو جانا یعنی

اَلَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا — ان لوگوں میں سے (نہ ہو جانا) جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے بن گئے۔ (روم۔ ۳۱-۳۲)

درج بالا آیت میں ایمان والوں کو یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ ان مشرکین میں سے نہ ہو جانا۔ جنھوں نے اپنے دین میں تفرقہ پیدا کر دیا اور گروہوں میں بٹ گئے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ دین میں تفریق کرنا اور الگ الگ گروہ بنا لینا شرک ہے۔

فرقہ بندی حرام ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا — اللہ تعالیٰ کی شریعت کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے فرقے نہ ہو (آل عمران: ۱۰۳)

اللہ تعالیٰ نے اجتماعیت کا حکم فرما کر اور فرقوں میں تقسیم نہ ہونے کی ممانعت کر کے فرقہ بندی کو ہمیشہ کے لئے حرام کر دیا ہے۔

فرقہ بندی بغاوت ہے:

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ احکامات یعنی "مجتمع رہنا اور فرقوں میں نہ تقسیم ہونا" کو زبانی طور پر ماننا اور عمل نہ کرنا بغاوت ہی تو ہے۔

فرقہ بندی اور اختلاف باعث عذاب ہے:

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ — ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا، جنھوں نے فرقے بنا لئے اور واضح دلائل کے بعد بھی اختلاف کیا، یہی لوگ ہیں جن کو بڑا عذاب دیا جائے گا۔ (آل عمران۔ ۱۰۵)

یہاں عذابِ عظیم کی خوشخبری صرف تفرقہ پیدا کرنے اور اختلاف پر ڈٹے رہنے کی بنا پر دی جا رہی ہے۔ لہٰذا فرقوں میں تقسیم ہونا اور اختلاف کرنا عذاب ہے۔

فرقہ بندی باعث ہلاکت ہے:

لَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا (صحیح بخاری، صحیح جامع الصغیر اللہ، مسند ابی الفعلی) — "اختلاف نہ کیا کرو اس لئے کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے انہوں نے اختلاف کیا تھا لہٰذا ہلاک ہو گئے۔"

اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ — "تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ اللہ کی کتاب میں اختلاف

فِی الْکِتَابِ   کرنے ہی کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے"   (صحیح مسلم، مسند احمد)

مذکورہ دونوں احادیث کا مفہوم یہی ہے کہ اختلاف باعثِ ہلاکت ہے۔

اختلاف رحمت سے دوری ہے:

وَلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ ۔ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّکَ   لوگ ہمیشہ اختلاف ہی کرتے رہیں گے۔ سوائے اسکے کہ جس پر آپ کے رب کا رحم ہو جائے"   (ھود۔ ۱۱۸ - ۱۱۹)

کتنے خوش قسمت لوگ ہیں جو اختلاف سے محفوظ ہیں کیونکہ اختلاف سے محفوظ رہنا رب کی رحمت ہے اور اختلاف میں پڑ جانا اور نظرثانی نہ کرنا پروردگار کی رحمت سے دوری ہے

فرقہ بندی خانہ جنگی کا پیش خیمہ ہے:

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا وَّیُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ   (انعام۔ ۶۵)

(اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب نازل کر دے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے عذاب ظاہر کر دے یا تمہیں فرقوں میں تقسیم کر کے ایک دوسرے سے اُلجھا دے اور آپس کی خانہ جنگی کا مزہ چکھا دے"

موجودہ دور کی فرقہ واریت، لسانی جھگڑے اور فرقہ وارانہ فسادات درج بالا آیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ اللہ کا عذاب ہی تو ہے۔

فرقہ بندی سرکشی ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا   (آل عمران۔ ۱۰۳)

اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ضابطۂ حیات یعنی دینِ اسلام پر سب ملکر کاربند رہو اور تفرقہ بازی میں نہ پڑو

مذکورہ احکاماتِ الٰہی کی تعمیل نہ کرنا سرکشی نہیں تو اور کیا ہے۔

فرقہ بندی میں ملوث افراد سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی تعلق نہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا   بیشک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ پیدا کیا اور

لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ (انعام - ۱۵۹) گروہ گروہ بن گئے (اے رسول) آپکا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے افسوس ہے ایسی ضد اور ہٹ دھرمی پر کہ جسکے نتیجے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق ہی ختم ہو جائے۔

فرقہ بندی میں ملوث افراد کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے

اِنَّمَا اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُوْنَ (انعام - ۱۵۹)

بیشک فرقہ بندی میں ملوث افراد کا معاملہ اللہ کے سپرد ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ان سے ان کے کیے یعنی فرقہ بندی میں ملوث ہونے کی خبر لے گا۔

غور کیجئے! فرقہ واریت ایسا جرم ہے کہ اس میں ملوث شخص سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہو جائیں اور پھر ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اس کے اس کرتوت یعنی تفرقہ بازی کی خبر لے گا۔ جس شخص نے فرقہ بندی جیسا کفر کیا ہو، فرقہ واریت جیسے شرک میں ملوث ہوا ہو اور اللہ کے رسولؐ سے بھی تعلقات خراب کر بیٹھا تو اللہ اسکی کیسی خبر لے گا؟

فرقہ بندی باعث جہنم ہے

اَلَا اِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوْا عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَ اِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِيْنَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ.
(سنن ابی داؤد۔ مسند احمد۔ دارمی اور مستدرک حاکم سندہ صحیح)

خبردار! اہل کتاب جو تم سے پہلے گذر چکے۔ بہتر (۷۲) حصوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور یہ میری ملت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ بہتر (۷۲) دوزخ میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور وہ جماعت ہوگی۔

کاش کہ ہم کبھی اس بات پر بھی غور کر لیتے کہ امت کے بہتر گروہ جہنم میں جا رہے ہیں اور ایک حصہ جنت میں۔ بہتر (۷۲) جہنم میں جانے والے بھی اسلام کا نام لینے والے ہیں، عبادات بھی بجا لاتے ہیں لیکن انکا جرم صرف یہی ہے کہ امت کو تقسیم کر دیا، پارہ پارہ کر دیا اور فرقوں میں بٹ گئے، اختلاف کو حل کرنیکی کوشش نہیں کی بلکہ دلائل آجانے کے بعد بھی ڈٹے رہے اور جو کچھ ان کے پاس تھا اسی میں مگن رہے اور اسی وجہ سے جہنم رسید ہو گئے۔ جس سے یہ ثابت ہو گیا کہ فرقہ بندی باعث جہنم ہے، ایک حصہ جو جنت کا حقدار ٹھہرا اس کو جماعت کا خطاب دیکر جہنم سے بری کر دیا۔ اگر اس میں بھی کوئی فرقہ واریت کی بو پائی جاتی تو اس کا ٹھکانہ بھی جہنم ہی ہوتا فرقہ بندی ایسا جرم ہے کہ جس سے امت کی جڑیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں، اسلام کی اجتماعیت پارہ

پارہ ہو جاتی ہے اور قوت کمزور ہو جاتی ہے۔ طاغوت کو غالب ہونے کا موقع ملتا ہے اور اسی جرم کا بدلہ جہنم ہے۔

فرقہ بندی خیانت ہے

جب کوئی شخص فرقہ بندی میں ملوث ہوتا ہے تو دیگر کئی غلطیوں کے اور گناہوں کے وہ خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ لَا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالطَّاعَةُ لِذَوِي الْأَمْرِ وَلُزُومُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ۔
(مستدرک حاکم، معجم الکبیر، طبرانی کبیر سندہ صحیح)

تین کام ایسے ہیں کہ ایمان والے کا دل ان میں خیانت نہیں کرتا۔ ۱۔ عمل خالص اللہ کیلئے کرنا ۲۔ امراء کی اطاعت کرنا، ۳۔ جماعت المسلمین کے ساتھ وابستہ رہنا۔

فرقہ واریت میں پڑنے سے جماعت المسلمین سے رشتہ ختم ہو جاتا ہے اور یوں خیانت کا مرتکب ہو جاتا ہے لہٰذا فرقہ بندی سے گریز کرنا چاہیئے تاکہ دل کو خیانت سے بچایا جاسکے۔ آئیے اپنے گریبان میں جھانکیں اور دیکھیں کہیں ہم جماعت المسلمین سے لاتعلق رہ کر خیانت تو نہیں کر رہے؟

زندگی یا فرقہ بندی:

اسلام دینِ فطرت ہے اور انسان کی مجبوریوں کو مدنظر رکھتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (سورۃ بقرہ۔)

اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کو اس کی طاقت اور وسعت سے زیادہ کسی کام کا مکلف نہیں بناتا۔

مشکل وقت اور اضطراری کیفیت میں جب انسان کی جان پر بنی ہو تو اس کو اپنی جان بچانے کے لئے حرام (مردار، سؤر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کی اشیاء) کھانے کی بھی اجازت ہے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (بقرہ - ۱۷۳)

بے شک تم پر اللہ نے حرام کر دیا ہے مردار، خون خنزیر کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے علاوہ کسی کا نام پکارا جائے۔ پس جو مجبور ہو، بغاوت نہ کرے اور زیادتی نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے۔"

انسانی جان اتنی قیمتی ہے کہ اللہ رب العزت نے اضطراری کیفیت کے پیشِ نظر اپنی رحمت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اپنے اٹل فیصلوں کو عارضی طور پر معطل کر دیا۔ یاد رہے کہ اللہ کے قوانین بدلا

نہیں کرتے، لیکن فرقہ بندی کا معاملہ اس صورتحال سے بہت مختلف ہے۔ فرمانِ امام الانبیاءؐ ملاحظہ فرمائیں:

فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(ایسے حالات میں بھی جبکہ اسلام کی اجتماعیت یعنی جماعت المسلمین نہ ہو تو) تمام فرقوں سے کنارہ کشی اختیار کر لینا خواہ تمہیں درخت کی جڑیں ہی کیوں نہ چبانی پڑیں یہاں تک کہ تمہیں موت ہی کیوں نہ آ جائے (لیکن فرقہ واریت میں ملوث نہ ہونا۔)

یہ ہے اسلام کا فیصلہ کہ جان چلی جائے لیکن فرقہ واریت گوارا نہیں۔ دیکھئے انسانی جان بھی قیمتی اللہ بھی غفور الرحیم اور خالص اسلام پر مبنی اجتماعیت بھی موجود نہیں ہے لیکن پھر بھی فرقوں میں تقسیم ہونا ایسا جرم ہے کہ وہ کسی بھی حال میں برداشت نہیں۔ یہ نہیں فرمایا گیا کہ کسی اسلام پسند فرقے سے مل جانا۔ کسی ایسے گروہ سے وابستہ ہو جانا جو اسلام کے زیادہ قریب ہو، ایسا بھی نہیں کہا گیا کہ جو ٹولہ زیادہ مخلص ہو اس سے منسلک ہو جانا اور پھر جماعت مل جائے تو اسمیں شامل ہو جانا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ یوں تو ہر گناہ باعثِ عذاب، باعثِ گرفت، نقصان دہ اور جہنم میں لیجانے کا سبب بن سکتا ہے لیکن اس سے کسی ایک یا زیادہ کا مستقبل وابستہ ہے۔ اسی کا نقصان ہے اسلام کا کچھ نہیں بگڑتا۔ لیکن فرقہ واریت سے چونکہ اسلام پر زد پڑتی ہے اہلِ اسلام کی اجتماعیت پارہ پارہ ہو جاتی ہے، امتِ مسلمہ کا شیرازہ بکھر جاتا ہے اور اسلام کی قوت ختم ہو جاتی ہے لہٰذا ایسے شخص یا ٹولے کی اللہ کو ضرورت نہیں جو اہلِ اسلام کی اجتماعیت کا دشمن ہو۔ لیکن ہم ہیں کہ زندگی بھی عزیز ہے (جڑیں چبا کر مرنے کیلئے تیار نہیں) اور فرقہ بندی بھی چھوڑنے کیلئے تیار نہیں۔

فرقہ کی پہچان:

جب فرقہ بندی عذاب ہو، فرقہ واریت خانہ جنگی کا پیش خیمہ ہو اور باعثِ ہلاکت ہو تو اس کی شناخت اور پہچان بھی ضروری ہے تاکہ بلاوجہ کسی کو موردِ الزام نہ ٹھہرایا جائے اور خود بھی اس سے کنارہ کشی اختیار کی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ نے دین میں تفرقہ پیدا کرنے والوں اور گروہ بندیوں میں تقسیم ہو جانے والوں کی نہایت سلیس الفاظ میں نشاندہی اور وضاحت کی ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا۔ (انعام۔ ۱۵۹)

"بیشک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں تفریق کی (فرق) اور (امت سے) الگ گروہ بنا لیا۔"

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ (روم۔ ۳۲)

"(ان لوگوں میں سے نہ ہو جانا) جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ پیدا کر دیا اور گروہ بنا لئے۔ ہر فرقہ جو کچھ اسکے پاس ہے اسی میں مگن ہے۔"

دین (منزل من اللہ شریعت) میں فرق کرنا. خود ساختہ فتووٗں کی آمیزش کرنا. قرآن وحدیث کے واضح دلائل کے مقابلے میں اپنے مذہب اور مکتب فکر کی پیروی کرنا. الگ الگ فرقہ وارانہ ناموں سے گروہ بنا لینا اور نئے نئے خود ساختہ ناموں سے جماعتوں کی بنیاد رکھنا اور پھر نظر ثانی نہ کرنا. بلکہ اسی میں مست اور مگن رہنا. یہی فرقہ کی پہچان ہے۔ موجودہ مذہبی تنظیموں کی بھی تقریباً یہی روش ہے۔ وہ تسلیم کریں یا نہ کریں، اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا نام انہوں نے بھلایا، فرقہ وارانہ ناموں سے اپنے آپکو شناخت کروایا. کسی فرقے نے کلمہ میں فرق کیا تو کسی نے نماز میں. کسی نے اذان میں فرق کیا تو کسی نے روزے میں. کسی نے زکوٰۃ کا مفہوم اور لیا. کسی نے نکاح وطلاق میں کمی بیشی کی؛ غرض یہ کہ دین کے کم وبیش ہر شعبہ میں تفریق پیدا کر دی اور اپنا الگ پلیٹ فارم بنا لیا۔ یہ سب کچھ کرنے اور اس میں مگن رہنے کے بعد بھی ہر تنظیم چاہتی ہے کہ فرقہ واریت ختم ہو جائے .....؟

فرقہ بندی کا ماضی و حال

اس سے پہلے کہ فرقہ بندی میں ملوث حضرات برا منائیں اور حقیقت کو جھٹلائیں انہیں فرقہ بندی کے کرشموں کی ایک جھلک دکھا دی جائے۔

مسجد الحرام کی عدم حرمت

فرقہ بندی ایسا قبیح فعل ہے کہ اس سے بیت اللہ یعنی خانۂ کعبہ جیسی حرمت والی پاکیزہ جگہ بھی نہ بچ سکی۔ وہ مقام جو امّت کا مرکز ہے، امّت کی وحدت کا مظہر ہے وہاں بھی چار مصلّے قائم کر دیئے گئے۔ ابنِ جبیر اندلسی (المتوفی ۶۱۴ھ) نے اپنے سفر نامہ میں چشم دید واقعہ بیان کیا ہے:۔

"اہلِ سنت کے ائمہؒ میں سے سب سے پہلے امام شافعیؒ کے مصلّے پر نماز ہوتی ہے. ان کے بعد مالکیؒ پڑھتے ہیں۔ مگر مغرب کی نماز میں وقت کی تنگی کی وجہ سے سب امام ایک ساتھ ہی صلوٰۃ ادا کرتے ہیں: اس وقت کی نماز میں تمام مقتدی اپنے اپنے مؤذن اور اماموں کی آوازوں پر بغور متوجہ رہتے ہیں، اس لئے کہ چاروں طرف سے کان میں تکبیروں کی آواز آتی ہے اور نمازیوں کو دھوکہ ہوتا ہے، کہ مالکیؒ، شافعیؒ، حنبلیؒ مؤذنوں کی تکبیر پر رکوع وسجود کرتے ہیں اور کبھی اپنے امام کیخلاف دوسرے امام کے ساتھ سلام پھیر دیتے ہیں۔

فرقہ واریت کے متفرق واقعات

محمد بن موسیٰ البلاساغونی الحنفی (متوفی ۵۰۶ھ) جو دمشق کے منصبِ قضا پر فائز تھے، کہا کرتے تھے کہ:

لو كان لی امر لا خذت الجزية من الشافعية — اگر مجھے اختیار ہوتا تو میں شافعیوں سے جزیہ وصول کرتا۔

[میزان الاعتدال ، اختلاف الفهقاء بحواله میزان الکبریٰ]

وقال الامام السفكردرى لا ينبغى الحنفى ان يزوج بنته من الشافعى المذهب ولكن يتزوج منهم — امام السفکردری نے کہا ہے کہ کسی حنفی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح کسی شافعی المذہب سے کرے لیکن شافعی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے۔

[فتاوى بزازيه على هامش الفتاوى الندیه]

علامہ یاقوت الحموی لکھتے ہیں: وہاں پہلے شیعہ سنی فساد ہوا تو شافعیوں اور حنفیوں نے مل کر شیعوں کو تہس نہس کر ڈالا.... اس کے بعد حنفیوں اور شافعیوں کے درمیان لڑائیاں ہوئیں یہاں تک کہ حنفیوں اور شافعیوں میں سے وہی بچ سکا جس نے اپنے مذہب کو چھپا رکھا۔ (معجم البدن الری)

اصبہان کے حالات میں لکھتے ہیں کہ:۔

اس زمانہ میں اور اس سے پہلے اصبہان اور اس کے گرد ونواح میں شافعیوں اور حنفیوں کے مابین تعصب کے نتیجے میں تباہی پھیل گئی، دونوں گروہوں میں مسلسل آٹھ دن لڑائی ہوتی رہی..... مکان جلا دیئے گئے... خلق کثیر اس ہنگامے کی نذر ہوئی۔ (معجم البدن اصبہان کامل فی التاریخ)

فكل من لم يكن حنبليا وليس بمسلم — پس جو حنبلی نہیں وہ مسلم نہیں۔

[سیر أعلام النبلاء]

انا حنبلی ما حییت و ان امت فو صیتی میں زندگی بھر حنبلی ہوں اور اگر میں مر جاؤں تو للناس ان یتحنبلوا [سیر أعلام النبلاء] میری لوگوں کو یہ وصیت ہے کہ وہ حنبلی بنیں۔

امام احمد نے کفر کا ارتکاب نہیں کیا لیکن حنبلی کافر ہیں اور ساتھ ہی یہ آیت پڑھی:

وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا (الکامل فی التاریخ)

وغیرہ وغیرہ، یہ تو تھا ماضی: موجودہ دور کے تو کیا ہی کہنے؟ آئے دن کے ہنگامے اور فرقہ وارانہ فسادات (شیعہ، سنی کا جھگڑا، دیو بند، بریلوی کے فسادات اور سنی وہابی کے ہنگامے) کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں، مساجد پر قبضے اور بم دھماکے، کفر و شرک کے فتوے یہاں تک بھی کہا جاتا ہے کہ فلاں کافر اور جو نہ مانے وہ بھی کافر۔ مختلف جلوس نکالنا اور جلوسوں پر پتھراؤ کرنا، صوبائی تعصب اور لسانی جھگڑے اور ملک میں مساجد کے اندر نمازیوں اور اماموں کی قتل و غارت گری اور خانہ جنگی کی سی صورت، یہ سب کچھ اللہ کا عذاب ہی تو ہے۔ کیا اس سے انکار کی کوئی گنجائش ہے؟

فرقہ بندی سے نجات:

فرقوں کی بھرمار بھی ہو اور فرقہ واریت کے نقصانات بھی واضح ہو چکے ہوں تو عقلِ سلیم اور قلبِ منیب والے تو بے چین ہو جاتے ہیں اور جب علماً سے رابطہ کرتے ہیں تو مزید پریشان ہو جاتے ہیں کیونکہ ہر مولوی، جو کچھ اس کے پاس ہے بزعم خود صرف اسی کو اسلام سمجھتا ہے، اسی کی دعوت دیتا ہے اور اسی میں نجات سمجھتا ہے۔ دلائل و مفہوم بھی کھینچ تان کر اور توڑ مروڑ کر قرآن و حدیث میں سے نکالے جاتے ہیں۔ فرقہ بندی سے نجات چاہنے والے اور حق کے متلاشی کو سمجھ نہیں آتا کہ کون سا اسلام قبول کیا جائے کیونکہ سبھی اسلام کے دعوے دار ہیں اور تہتر فرقوں میں اپنے آپ کو الجماعتہ یعنی جنت میں جانے والی جماعت باور کراتے ہیں۔ ایسے حالات میں لازم ہے کہ فرقہ بندی سے نجات کا مستقل اور پائیدار حل تلاش کر کے، لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے، تاکہ دنیا میں امن کے ساتھ ساتھ آخرت کی دائمی خوشیاں حاصل ہوں اور خالص دینِ اسلام پر عمل کرنے کا موقع ملے۔ لہٰذا ملاحظہ فرمائیں ایک کارگر اور تیر بہدف نسخہ :-

ہمارا نام صرف مُسلم فرقہ وارانہ نام نہیں

فرقہ بندی سے مستقل نجات کے لئے لازم ہے کہ اپنے اپنے خود ساختہ اور فرقہ وارانہ ناموں کی قربانی دے دی جائے اور صرف اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے نام "مُسلم" پر ہی اکتفا کیا جائے کیونکہ ازل سے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے ماننے والوں کا نام مُسلم رکھا ہے۔

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا (ج-۸) — اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور اس سے پہلے والی کتابوں میں تمہارا نام مسلمین رکھا ہے۔

ہمارا دین صرف اسلام فرقہ وارانہ مذہب نہیں۔

فرقہ واریت کے سدباب کے لئے دوسرا اہم کام یہ ہے کہ ہمارا دین صرف اسلام ہو فرقہ وارانہ مذہب، مسلک یا مکتبِ فکر سے ہمارا کوئی تعلق نہ ہو۔ اسلام ہی ہمارا اوڑھنا اور بچھونا ہو۔ اس میں کسی فتوے، رائے قیاس اور خود ساختہ فقہ کی ملاوٹ نہ ہو۔ یہی منزل "مِنَ اللہ شریعت" ہے اور اسی کو اللہ نے پسند فرمایا ہے اور یہی قابلِ قبول ہے۔

"رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا" — اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین اسلام

(مائدہ - ۳) ہی کو پسند فرمایا ہے۔"

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ
(آل عمران - ۸۵)

"جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور چیز کو دین کے طور پر تلاش کرے تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔"

۳- ہمارا امام صرف محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرقہ وارانہ امام نہیں

فرقہ بندی کے خاتمے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہمارے لئے اسوۂ حسنہ یعنی امام بھی ایک ہو، جسے اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہو۔ کوئی فرقہ وارانہ امام نہیں اور وہ ہیں آخری نبی دائمی امام، امام الانبیاء اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہاں امام سے مُراد وہ امام نہیں جو نماز پڑھاتا ہو۔ جو کسی فن میں مہارت رکھنے کی وجہ سے اس فن کا امام کہلاتا ہو۔ کوئی امیر یا حکمران بھی نہیں، وہ امام بھی نہیں جو کسی تنظیم کا امام ہو یا اس کے ساتھ کسی مذہب یا فرقے کو منسوب کر دیا گیا ہو۔ مذکورہ امام واجب الاحترام تو ہو سکتے ہیں، واجب الاتباع نہیں یہاں تو امام سے مُراد وہ امام ہے جسے ہمارے لئے بہترین نمونہ قرار دے دیا گیا ہو، جس کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہو۔ جس کا ہر عمل ضابطۂ حیات ہو۔ جس کی پیروی سے نجات اور ہدایت ملتی ہو۔ جس کے قول و فعل کی مخالفت فتنۂ عظیم اور عذابِ الیم کا موجب ہو اور وہ ہیں صرف محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

آیئے! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو واحد واجب الاتباع امام مان کر سب ایک ہو جائیں اور یہی اللہ کی رضا ہے۔

۴ ہماری اجتماعیت صرف جماعت المسلمین فرقہ وارانہ جماعت نہیں

فرقہ واریت سے نجات کے لئے فرقہ وارانہ جماعتوں سے چھٹکارا حاصل کرنا بھی لازمی ہے۔ فرقوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا ہو گی اور جب آپ فرقوں سے بیزار ہو جائیں گے تو فرقے خود بخود ختم ہو جائیں گے، اور جب فرقے نہیں ہوں گے تو پھر اہلِ اسلام کی صرف ایک ہی اجتماعیت ہو گی جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں تھی۔

فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ
(صحیح بخاری)

(نمازِ عید میں شامل نہ ہو سکنے والی خواتین کو بھی چاہیئے کہ وہ عید کے دن عید کے

[صحیح بخاری] بھی چاہئے کہ وہ عید کے دن عید کے میدان میں) جماعت المسلمین اہل اسلام کی اجتماعیت کے ساتھ شریک ہوں۔

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ جماعت المسلمین اوراس کے امیر کے ساتھ [صحیح بخاری و صحیح مسلم] منسلک رہئیے۔

یہی امت واحدہ کا تقاضہ ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی منشاء ہے اور یہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے اور یہی فرقہ واریت کا حل ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ فرقے تو موجود رہیں اور فرقہ بندی ختم ہو جائے۔

یہ کہاں کا انصاف ہے کہ فرقہ واریت اور فرقہ بندی کو بُرا تو کہا جائے لیکن فرقوں سے کنارہ کشی نہ اختیار کی جائے۔

ہماری منزل صرف خلافت علی منہاج النبوت

جمہوریت و بادشاہت نہیں

اسلام میں مملکت کا نظم ونسق چلانے، اجتماعیت کو مجتمع رکھنے اور عوام الناس (مسلم و غیر مسلم) کے مسائل حل کرنے کو خلافت کہتے ہیں۔ اسلام میں بادشاہت جمہوریت اور سوشلزم یا دیگر کسی قدیم یا جدید نظام کا کوئی تصور نہیں۔

اسلام میں رعایا پر حکمرانی کرنے، رعب اور دبدبہ بٹھانے، بھیڑ بکریوں کی طرح ہانکنے اور حیوانوں کا سا سلوک کرنے کی سیاست نہیں ہے۔ اسلام میں تو خلیفہ کو خادم الاسلام والمسلمین کا کردار ادا کرنا پڑتا ہے کیوں کہ اس سے قیامت کے دن اپنی رعایا کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ اسے طرزِ نظام کو خلافت علی منہاج النبوت کہا جاتا ہے، یہی امن کا پیغام ہے، یہی اتفاق و اتحاد کا مظہر ہے اور یہی فرقوں کو گوارا نہیں ہے۔

مذکورہ بالا چند نکات فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے اگر کسی ایک نکتے کو نظرانداز کر دیا جائے تو فرقہ بندی کا خاتمہ ممکن نہیں اور یہی فرقہ واریت کا واحد حل ہے۔ اس کے علاوہ لاکھ جتن کر لئے جائیں ہزاروں حربے استعمال کر لئے جائیں، بے سود ہو جائیں گے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ فرقے تو موجود رہیں بلکہ پھلیں پھولیں اور فرقہ بندی ختم ہو جائے؟

جماعت المسلمین کے امتیازی اوصاف

جماعت المسلمین اللہ تعالیٰ کے ساتھ (ذات، صفات اور حقوق میں) ذرہ برابر بھی شرک کو ظلم عظیم اور ناقابل بخشش گناہ سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کو فرض ان کے احکامات کو نہایت ضروری اور ترک سنت کو گناہ سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کو ہی صرف اسلام سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین اعلائے کلمۃ اللہ امر بالمعروف اور نہی عن منکر کے لئے جہاد کو ضروری سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین ختم نبوت کے انکار کو کفر اور اللہ کے رسول ﷺ کی محبت کو جزو ایمان سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین کا ضابطۂ حیات صرف دین اسلام ہے اس کا کسی بھی فرقے، مذہب، مسلک اور مکتب فکر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جماعت المسلمین میں شامل ہر فرد صرف اور صرف مسلم ہے اس کا نہ کوئی فرقہ وارانہ نام ہے اور نہ کوئی فرقہ وارانہ کام اور نہ ہی کوئی فرقہ وارانہ پہچان۔

جماعت المسلمین امیر کی اطاعت اور بیعت کو لازمی سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین اللہ کے رسول ﷺ کی مخالفت اور توہین رسالت تو کجا بلکہ ذرا سی بے ادبی اور گستاخی کے تصور کو بھی کفر سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین ہی ایک ایسی اجتماعیت ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک کی اجتماعیت جماعت المسلمین ہی سے موسوم ہے باقی سب خود ساختہ ہیں اور یہی ایک ایسی اجتماعیت ہے جس کے ساتھ وابستہ رہنے کا حکم موجود ہے۔

جماعت المسلمین دین اسلام کے نام سے جو کچھ پیش کرتی ہے اسکا انکار کفر ہے۔

جماعت المسلمین کو چھوڑنا بلکہ مخالفت بھی کرنا اسلام کو چھوڑنا اور جاہلیت کی موت کو دعوت دینا ہے۔

جماعت المسلمین فرقہ واریت اور تقلید مطلق (اندھی اور شخصی تقلید) کو شرک سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین طاغوت، فرقہ بندی، اختلافات، جمہوریت، اور فتویٰ بازی سے سخت بیزار ہے۔

جماعت المسلمین دین اسلام کی سربلندی کے لئے دعوت و تبلیغ کو نہایت ضروری سمجھتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں آنے والی تکالیف پر صبر کی تلقین کرتی ہے۔

جماعت المسلمین بدعت کو گمراہی اور عصبیت کو جاہلیت سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین صحابہ کرامؓ، اولیاء اللہ اور شعائر اللہ کا ادب و احترام ضروری سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین اسلام کے معاشی نظام کو سود سے پاک، ماحول کو دہشت گردی سے پاک، معاشرے کو رشوت سے پاک اور اعمال کو رسم و رواج سے پاک رکھنے پر یقین رکھتی ہے۔

جماعت المسلمین علم و عمل کو یکساں اہمیت دیتی ہے۔ اور دین اسلام کے ہر گوشے پر عمل کرنے کو ضروری سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین کی منزل خلافت علیٰ منہاج النبوت ہے، جمہوریت، سوشلزم، سکولرزم اور بادشاہت نہیں۔

اُٹھیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کیجئے۔ جماعت المسلمین اور اسکے امام کو لازم پکڑ۔ دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی حاصل کیجئے۔ وما علینا الا البلاغ